ابطال تقلید

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیا کو مبعوث فرمایا، انہیں وحی کا پابند بنایا۔ اس نے وحی کی پیروی کی بجائے، خواہشات نفس کی پیروی شروع کر دی۔ کم ہمتی کا مظاہرہ کیا۔ اپنی عقل کی کمی پر دلیل قائم کر دی۔ یوں چشمہ نبوت سے سیراب نہ ہو سکا۔ انبیا کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا اور تقلید کا پٹہ گلے میں ڈال لیا۔ تقلید کی کوکھ سے کئی برائیوں نے جنم لیا، حتی کہ کفر بھی تقلید کی پیداوار ہے۔ تعصب بھی تقلید کا نتیجہ ہے۔ اس سے بغاوت اور معصیت نے بھی جنم لیا ہے، تقلید کی وجہ سے شریعت کے احکام و مسائل کو الجھا دیا گیا ہے، مثلاً فقہ حنفی کی کتابوں کی بہ نسبت قرآن و حدیث کو سمجھنا بہت آسان ہے۔

تقلید دو طرح کی ہے:

تقلید ممدوح اور تقلید مذموم، تقلید لغوی ممدوح ہے، علما جو عامی کے لئے تقلید جائز قرار دیتے ہیں، وہ یہی ہے۔ اور اصطلاحی تقلید مذموم ہے۔ یہ کسی کے لئے جائز نہیں، عقائد ہوں یا فروع ہر دو میں تقلید ممنوع اور ناجائز ہے۔ ائمہ اسلام نے اس کی مذمت کی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عقائد میں تقلید نہیں، فروع میں تقلید ہے، یہ محض دعویٰ ہے، حقیقت اس کے بر خلاف ہے۔

چالیس (۴۰) آیات بینات سے تقلید کی مذمت اور بطلان کیا گیا ہے۔

تقلید کی تعریف:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِعْرَاضِ عَنْ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ وَاتِّخَاذِ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ مِعْيَارًا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَرْكِ النُّصُوصِ لِقَوْلِهٖ وَعَرْضِهَا عَلَيْهِ وَقَبُولِ كُلِّ مَا أَفْتٰى بِهٖ وَرَدِّ كُلِّ مَا خَالَفَهٗ .

''قرآن وسنت اور آثار صحابہ سے اعراض اور کسی خاص شخصیت کو اس پر معیار بنا لینا، پھر اس کی وجہ سے نصوص کو چھوڑ دینا، نصوص کو اس کے قول پر پیش کرنا اور صرف وہ نصوص قبول کرنا، جن پر اس شخصیت خاص نے فتوی دیا ہو اور اس کے مخالف تمام روایات کو رد کر دینا، (تقلید کہلاتا ہے)۔''

(إعلام المؤقعين : 177/2)

آیات بینات:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا﴾(البقرة : 24)

''اگر تم نہ کر سکو اور تم ہرگز نہیں کر سکو گے۔''

علامہ الکیا الہراسی رحمہ اللہ (504ھ) لکھتے ہیں:

عَلَى الْأَمْرِ بِاسْتِعْمَالِ حُجَجِ الْعُقُولِ وَإِبْطَالِ التَّقْلِيدِ .

''اس میں عقلی دلائل بروئے کار لانے کا حکم اور تقلید کا ابطال ہوتا ہے۔''

(أحكام القرآن :81، أحكام القرآن لابن الفرس :41/1، تفسير القرطبي :321/1، الإكليل في استنباط التّنزيل للسّيوطي : 27)

(۲)

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَ نَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ﴾

(البقرة : 170)

''جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کردہ وحی کی پیروی کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے، جس پر اپنے آبا کو عمل کرتے پایا ہے، یہ لوگ کچھ عقل نہیں رکھتے اور نہ ہدایت پا سکتے ہیں۔''

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَ نَا أَوَ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ﴾(المائدة : 104)

''جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی وحی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آؤ، تو کہتے ہیں، ہمیں وہی کافی ہے، جس پر ہمارے آبا تھے۔ کیا اگرچہ ان کے آبا واجداد نہ تو کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔''

علامہ ثعلبی (427ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذِهِ الْآيَةِ بَيَانُ أَنَّ الدِّينَ إِنَّمَا يَثْبُتُ بِالْحُجَّةِ وَبُطْلَانُ التَّقْلِيدِ فِيهِ.

''اس آیت میں بیان ہے کہ دین دلیل سے ثابت ہوتا ہے، نیز اس آیت سے

تقلید کا بطلان ہوتا ہے۔''

(تفسير الثّعلبي : 166/7)

علامہ سمعانی (489ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ أَهْلُ الْعِلْمِ بِهٰذَا عَلٰى أَنَّ التَّقْلِيدَ لَا يَجُوزُ .

''اہل علم نے اس سے تقلید کے عدم جواز پر استدلال کیا ہے۔''

(تفسير السّمعاني : 197/3، 89/5)

علامہ ابن عطیہ (542ھ) لکھتے ہیں:

قُوَّةُ أَلْفَاظِ هٰذِهِ الْآيَةِ تُعْطِي إِبْطَالَ التَّقْلِيدِ، وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى إِبْطَالِهٖ فِي الْعَقَائِدِ .

''اس آیت کے الفاظ کی قوت سے تقلید باطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ امت کا عقائد میں تقلید کے باطل ہونے پر اجماع ہے۔''

(تفسير ابن عطية : 238/1، تفسير الثّعالبي : 355/1، تفسير القرطبي : 211/2)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ إِبْطَالُ التَّقْلِيدِ .

''اس میں تقلید کا ابطال ہے۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 36)

علامہ ابن حیان اندلسی (745ھ) لکھتے ہیں:

يُحْتَجُّ بِذٰلِكَ فِي إِبْطَالِ التَّقْلِيدِ فِي أُصُولِ الدِّينِ .

''اس آیت کو عقائد میں تقلید کے بطلان پر دلیل بنایا جاتا ہے۔''

(البحر المحیط : 85/6)

③

﴿وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾

(یونس : 36)

''ان میں سے اکثر محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور ظن حق سے کسی طور بھی کافی نہیں ہوسکتا۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى مَنْعِ التَّقْلِيدِ فِي أُصُولِ الدِّينِ .

''اس سے عقائد میں تقلید کی ممانعت پر استدلال کیا جاتا ہے۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 148)

④

﴿قُلِ انْظُرُوا﴾(یونس : 101)

''کہہ دیجئے کہ تحقیق کرو۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

فِيهَا وُجُوبُ النَّظْرِ وَالْإِجْتِهَادِ وَتَرْكُ التَّقْلِيدِ فِي الْإِعْتِقَادِ .

''یہ آیت دلیل ہے کہ تحقیق اور اجتہاد واجب ہے اور عقائد میں تقلید منع ہے۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 149)

⑤

﴿وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ﴾(الصّافّات : 30)

''تمہارے خلاف ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْفَرَسِ : انْتَزَعَ بَعْضُهُمْ مِنْ هٰذَا إِبْطَالَ التَّقْلِيدِ فِي الْإِعْتِقَادِ، قَالَ : وَهُوَ انْتِزَاعٌ حَسَنٌ لِّأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا الشَّيْطَانَ .

''علامہ ابن فرس کہتے ہیں کہ بعض اہل علم نے اس سے عقائد میں تقلید کے باطل ہونے پر استدلال لیا ہے۔ یہ اچھا استدلال ہے، کیونکہ انہوں نے شیطان کی پیروی کی ہے۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 158، روح المعاني للألوسي : 198/7)

⑥

﴿بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَ نَا عَلٰى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰى آثَارِهِمْ مُهْتَدُونَ﴾

(الزُّخْرُف : 22)

''بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آبا واجداد کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کی پیروی میں ہدایت پاتے ہیں۔''

علامہ جصاص حنفی (370ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ الدَّلَالَةُ عَلٰى إِبْطَالِ التَّقْلِيدِ لِذَمِّهٖ إِيَّاهُمْ عَلٰى تَقْلِيدِ آبَائِهِمْ وَتَرْكِهِمْ النَّظَرَ فِيمَا دَعَاهُمْ إِلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''اس میں تقلید کا ابطال ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے، جو اپنے آبا کی تقلید کرتے ہیں اور جس طرف انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں،

اس پر غور نہیں کرتے۔''

(أحكام القرآن : 514/3، أحكام القرآن للكيا الهراسي : 369/4، أحكام القرآن لابن الفرس :130/1، 471/3، تفسير البغوي : 470/3، تفسير الخازن : 327/3، تفسير القرطبي : 75/16، (الإكليل للسّيوطي، ص 232)

علامہ رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

كُلُّ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِ النَّظَرِ وَالِاسْتِدْلَالِ وَالتَّفَكُّرِ وَذَمِّ التَّقْلِيدِ فَمَنْ دَعَا إِلَى النَّظَرِ وَالِاسْتِدْلَالِ، كَانَ عَلٰى وَفْقِ الْقُرْآنِ وَدِينِ الْأَنْبِيَاءِ وَمَنْ دَعَا إِلَى التَّقْلِيدِ كَانَ عَلٰى خِلَافِ الْقُرْآنِ وَعَلٰى وِفَاقِ دِينِ الْكُفَّارِ .

''یہ سب (نصوص) تحقیق، استدلال اور تفکر کے وجوب اور تقلید کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں، لہٰذا جو شخص استدلال اور تحقیق کی دعوت دیتا ہے، وہ قرآن اور انبیا کے دین کے موافق ہے اور جو تقلید کی دعوت دیتا ہے، وہ قرآن کے خلاف ہے اور دین کفار کے موافق ہے۔''

(تفسير الرازي : 327/2)

مزید لکھتے ہیں:

لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَاتُ لَكَفَتْ فِي إِبْطَالِ الْقَوْلِ بِالتَّقْلِيدِ وَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ تَعَالٰى بَيَّنَ أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْكُفَّارَ لَمْ يَتَمَسَّكُوا فِي إِثْبَاتِ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ لَا بِطَرِيقٍ عَقْلِيٍّ وَّلَا بِدَلِيلٍ نَقْلِيٍّ، ثُمَّ بَيَّنَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ بِمُجَرَّدِ تَقْلِيدِ الْآبَاءِ

وَالْأَسْلَافِ، وَإِنَّمَا ذَكَرَ تَعَالٰى هٰذِهِ الْمَعَانِيَ فِي مَعْرِضِ الذَّمِّ وَالتَّهْجِينِ، وَذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْقَوْلَ بِالتَّقْلِيدِ بَاطِلٌ .

''اگر قرآن میں صرف یہی آیات ہوتیں، تو یہ تقلید کے ابطال کے لیے کافی تھیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ یہ کفار اپنے عقائد کے ثبوت پر کسی عقلی یا نقلی دلیل سے تمسک نہیں کرتے، نیز یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ان کے نظریات کی بنیاد محض اپنے آبا اور اسلاف کی تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام باتیں بہ طور مذمت اور عیب کے ذکر کیں ہیں، اس سے تقلید کا بطلان ہوتا ہے۔''

(تفسير الرّازي : 27/627۔ 628)

⑦

﴿إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَ هُمْ ضَالِّينَ، فَهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ﴾

(الصّافّات : 69۔70)

''انہوں نے اپنے آبا کو گمراہ پایا اور وہ انہیں کے آثار کی طرف بھاگتے ہیں۔''

علامہ رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

لَوْ لَمْ يُوجَدْ فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْآيَةِ فِي ذَمِّ التَّقْلِيدِ لَكَفٰى .

''قرآن میں اس آیت کے سوا تقلید کی مذمت میں کوئی آیت نہ ہوتی، تو بھی یہ کافی تھی۔''

(تفسير الرّازي : 26/338)

نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقَوْلَ بِالتَّقْلِيدِ بَاطِلٌ وَأَيْضًا فَاللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ مَلَأَ الْقُرْآنَ مِنْ

ذَمِّ التَّقْلِيدِ فَكَيْفَ يَلِيقُ بِالرَّسُولِ الْمَعْصُومِ الدَّعْوَةُ إِلَى التَّقْلِيدِ؟ .

''تقلید باطل ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن تقلید کی مذمت سے بھر دیا ہے، تو ایک معصوم رسول تقلید کی دعوت کیسے دے سکتا ہے؟''

(تفسیر الرّازي : 295/14)

⑧

﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة : 38)

''تو میری طرف سے آپ کے پاس جو ہدایت آئی ہے، تو جو اس ہدایت کی اتباع کرے گا، اس پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔''

علامہ فخر الدین رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

إِبْطَالُ التَّقْلِيدِ لِأَنَّ الْمُقَلِّدَ لَا يَكُونُ مُتَّبِعًا لِّلْهُدٰى .

''اس آیت میں تقلید کا ابطال ہے، کیونکہ مقلد ہدایت کا پیرو نہیں ہوتا۔''

(تفسیر الرّازي : 473/3)

⑨

﴿إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾

(یونس : 67)

''آپ کے پاس اس کی دلیل نہیں ہے، کیا تم اللہ کے متعلق وہ بات کہتے ہو، جس کا تمہیں علم ہی نہیں۔''

علامہ فخر الدین رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

إِبْطَالِ التَّقْلِيدِ فِي أُصُولِ الدِّيَانَاتِ .

''اس آیت میں یہ بیان ہوا ہے کہ عقائد میں تقلید باطل ہے۔''

(تفسیر الرازي : 282/17)

⑩

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ﴾(النّمل : 45)

''ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا، کہتے تھے اللہ کی عبادت کرو، تو وہ دو فریق ہو کر باہم جھگڑا کرنے لگے۔''

علامہ فخر الدین رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

فَالْمَعْنٰى : إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا آمَنُوا لِأَنَّهُمْ نَظَرُوا فِي حُجَّتِهٖ فَعَرَفُوا صِحَّتَهَا، وَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا بُدَّ وَأَنْ يَكُونَ خَصْمًا لِّمَنْ لَمْ يَقْبَلْهَا، وَإِذَا كَانَ هٰذَا الْاِخْتِصَامُ فِي بَابِ الدِّينِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْجِدَالَ فِي بَابِ الدِّينِ حَقٌّ وَفِيهِ إِبْطَالُ التَّقْلِيدِ .

''اس کا معنی یہ ہے کہ اہل ایمان کے ایمان لانے کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اسلام کے دلائل پر غور کیا اور ان دلائل کی حقانیت کو جان لیا، تو جب ایسا ہے، تو لازم ہے کہ اسلامی تعلیمات قبول کرنے والا، اسلام کو قبول نہ کرنے والے کے مخالف ہو۔ اگر یہ اختلاف دین کے باب میں ہو، تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین میں جدال حق ہے اور تقلید باطل ہے۔''

(تفسیر الرازي : 560/24)

⑪

﴿......إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾(الزّخرُف : 86)

''......سوائے اس کے جس نے حق کی گواہی دی، حالانکہ وہ جانتے تھے۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الشَّهَادَةَ بِالْحَقِّ غَيْرُ نَافِعَةٍ إِلَّا مَعَ الْعِلْمِ وَأَنَّ التَّقْلِيدَ لَا يُغْنِي مَعَ عَدَمِ الْعِلْمِ بِصِحَّةِ الْمَقَالَةِ .

''حق کی گواہی بھی تب سودمند ثابت ہوتی ہے، جب علم ہو، جبکہ تقلید میں بات کے صحیح ہونے کا علم نہیں ہوتا، اس لیے یہ فائدہ نہیں دیتی۔''

(أحكام القرآن للكياالهراسي : 369/4، الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 233)

⑫

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾(محمّد : 19)

''جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ بِهِ مَنْ قَالَ بِوُجُوبِ النَّظْرِ وَإِبْطَالِ التَّقْلِيدِ فِي الْعَقَائِدِ .

''اس سے ان علما نے استدلال کیا ہے، جو تحقیق کو واجب کہتے ہیں اور عقائد میں تقلید کو باطل کہتے ہیں۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 238)

⑬

﴿وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي

مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾(النّجم : 28)

''ان کے پاس علم نہیں ہے، یہ گمان کی پیروی کرتے ہیں اور محض گمان حق سے کچھ کفایت نہیں کرتا۔''

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911 ھ) فرماتے ہیں:

أُسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰی إِبْطَالِ التَّقْلِيدِ فِي الْعَقَائِدِ .

''اس سے عقائد میں تقلید کے باطل ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل، ص 250)

⑭

﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ﴾(الحجّ :71)

''یہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، جس پر اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری، ان کے پاس اس کا کچھ علم بھی نہیں ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔''

علامہ جصاص حنفی (370 ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰی بُطْلَانِ التَّقْلِيدِ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَكَمَ بِبُطْلَانِ قَوْلِهِمْ إِذْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ بُرْهَانٌ عَلَيْهِ، وَالسُّلْطَانُ هٰهُنَا هُوَ الْبُرْهَانُ .

''یہ آیت تقلید کے بطلان پر دلیل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے قول کو باطل ٹھہرایا ہے، اس لیے کہ ان کے پاس اس قول پر کوئی دلیل نہیں تھی، سلطان سے یہاں مراد برہان (دلیل) ہے۔''

(أحكام القرآن : 49/2)

علامہ ابن حیان اندلسی (745ھ) لکھتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى إِبْطَالِ التَّقْلِيدِ، إِذْ لَا بُرْهَانَ مَعَ الْمُقَلِّدِ .

''یہ آیت ابطال تقلید پر دلیل ہے، کیونکہ مقلد کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔''

(البحر المحيط : 338/3)

⑮

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ﴾ (النّساء : 82)

''کیا یہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے؟''

علامہ رازی (606ھ) فرماتے ہیں:

دَلَّتِ الْآيَةُ عَلٰى وُجُوبِ النَّظَرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ، وَعَلَى الْقَوْلِ بِفَسَادِ التَّقْلِيدِ .

''یہ آیت تحقیق ونظر کے وجوب اور تقلید کے بطلان پر دلالت کناں ہے۔''

(تفسير الرّازي : 152/10)

علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى الْأَمْرِ بِالنَّظَرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ وَإِبْطَالِ التَّقْلِيدِ .

''اس آیت میں تحقیق ونظر کا حکم دیا گیا ہے اور تقلید کا ابطال کیا گیا ہے۔''

(تفسير القرطبي : 290/5)

⑮

﴿وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنا عَلَيْها آبَاءَ نَا وَاللّٰهُ أَمَرَنَا بِها قُلْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ ما لَا تَعْلَمُونَ﴾

(الأعراف : 28)

’’جب یہ برا کام کرتے ہیں، تو کہتے ہیں: ہم نے اس پر اپنے آبا کو پایا تھا اور ہمیں اس کا اللہ نے حکم دیا ہے، کہہ دیجئے: اللہ فحاشی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کے متعلق وہ بات کہتے ہو، جس کا تمہیں علم نہیں۔‘‘

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

بَيَّنَ أَنَّهُمْ مُتَحَكِّمُونَ، وَلَا دَلِيلَ لَهُمْ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهُمْ بِمَا ادَّعَوْا، وَقَدْ مَضٰى ذَمُّ التَّقْلِيدِ وَذَمُّ كَثِيرٍ مِّنْ جِهَالَاتِهِمْ، وَهٰذَا مِنْهَا .

’’اس میں بیان ہوا ہے کہ وہ لوگ زبردستی حکم لگاتے ہیں، ان کے پاس اس دعوی پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ فحاشی کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ تقلید کی مذمت اور ان کی بہت ساری جہالتوں کی مذمت گزر چکی ہے، یہ بھی انہیں میں سے ایک ہے۔‘‘

(تفسير القرطبي : 187/7)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مَا لَمْ يُتَبَيَّنْ وَلَمْ يُتَيَقَّنْ فَلَيْسَ بِعِلْمٍ، وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ، وَالظَّنُّ لَا يُغْنِي مِنْ الْحَقِّ شَيْئًا .

’’اس پر علما کا اجماع ہے کہ جو واضح اور یقینی نہ ہو، وہ علم نہیں ہوتا، وہ ظن ہوتا ہے اور ظن جو ہوتا ہے، حق سے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔‘‘

(إعلام المؤقعين : 138/2)

﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ﴾

(التّوبة : 31)

''انہوں نے اپنے احبار ورھبان کو اللہ کے سوا رب بنالیا ہے۔''

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463 ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

قَدْ ذَمَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى التَّقْلِيدَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كِتَابِهٖ .

''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر تقلید کی مذمت کی ہے۔''

(جامع بیان العلم وفضلہ : 975/2)

⑰

﴿وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَ نَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا﴾

(الأحزاب : 67)

''کہتے ہیں، ہمارے رب! ہم نے اپنے بڑوں اور سادات کی پیروی کی، تو انہوں نے ہم کو سیدھے رستے سے بھٹکا دیا۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (751 ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا نَصٌّ فِي بُطْلَانِ التَّقْلِيدِ، فَإِنْ قِيلَ : إِنَّمَا فِيهِ ذَمُّ مَّنْ قَلَّدَ مَنْ أَضَلَّهُ السَّبِيلَ، أَمَّا مَنْ هُدَاهُ السَّبِيلَ فَأَيْنَ ذَمَّ اللّٰهُ تَقْلِيدَهٗ؟ قِيلَ : جَوَابُ هٰذَا السُّؤَالِ فِي نَفْسِ السُّؤَالِ، فَإِنْ لَا يَكُونَ الْعَبْدُ مُهْتَدِيًا حَتّٰى يَتْبَعَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ؛ فَهٰذَا الْمُقَلِّدُ إِنْ كَانَ يَعْرِفُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ فَهُوَ مُهْتَدٍ،

وَلَيْسَ بِمُقَلِّدٍ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَعْرِفْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ فَهُوَ جَاهِلٌ ضَالٌّ بِإِقْرَارِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَمِنْ أَيْنَ يَعْرِفُ أَنَّهٗ عَلٰى هُدًى فِي تَقْلِيدِهٖ؟ وَهٰذَا جَوَابُ كُلِّ سُؤَالٍ يُورِدُونَهٗ فِي هٰذَا الْبَابِ.

''یہ آیت تقلید کے بطلان پر نص ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں گمراہوں کی تقلید کرنے کی مذمت آئی ہے، صراط مستقیم کی پیروی کرنے والے کی تقلید کی مذمت اللہ نے کہاں کی ہے؟ تو اسے کہا جائے گا کہ اس کا جواب اسی سوال میں ہے، کوئی انسان اس وقت تک ہدایت یافتہ ہو ہی نہیں سکتا، جب تک وہ اس وحی کا متبع نہ بن جائے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے، اگر مقلد اس وحی کو جانتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے، تو وہ ہدایت یافتہ ہے، مقلد ہے ہی نہیں، اگر وہ وحی الٰہی کو ہی نہیں جانتا، تو وہ جاہل اور گمراہ ہے، جس کا اقرار وہ خود کر رہا ہے، تو پھر اس نے یہ کیسے جان لیا کہ وہ اپنے تقلید میں ہدایت پر ہے؟ اس سے ان تمام سوالات کا جواب ہو جاتا ہے، جو لوگ اس مسئلہ میں وارد کرتے ہیں۔''

(إعلام المؤقعين : 130/2)

⑱

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النّحل : 43)

''اگر تم نہیں جانتے، تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل علم سے سوال کرنے کا حکم فرمایا، اہل علم سے

سوال کرنا ہی تقلید کا بطلان ہے۔تقلید تو قرآن وحدیث کے خلاف امتی کی بات کو دین بنانے کا نام ہے۔

(۱۹)

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾(بني إسرائيل : 36)

''ان چیزوں کے پیچھے مت پڑو،جن کا آپ کو علم نہیں۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) لکھتے ہیں:

اَلتَّقْلِيدُ لَيْسَ بِعِلْمٍ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''اس پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ تقلید علم نہیں ہے۔''

(إعلام المؤقعين : 130/2)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمُقَلِّدُ قَدْ قَفَا مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ .

''مقلد ایسی چیزوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے،جس کا اسے علم نہیں ہوتا۔''

(قَطْرُ الوَلِيِّ علٰی حديث الولي، ص 305)

(۲۰)

﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾(البقرة : 111)

''کہہ دیجئے،اگر سچے ہو،تو اپنی دلیل لے کر آؤ۔''

جو بھی کسی چیز کی نفی یا اثبات کا دعوی کرے،تو اس سے دلیل طلب کی جائے گی۔ورنہ اس کا دعوی باطل ٹھہرے گا۔اس آیت کریمہ سے تقلید کا بطلان ہوتا ہے،تقلید دلیل نہیں۔

(۲۱)

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ﴾ (المائدة : 50)

''کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں، یقین رکھنے والوں کے لئے اللہ کے حکم سے زیادہ بہتر کون سا حکم ہوسکتا ہے؟''

اللہ کا حکم قرآن وحدیث ہے، قرآن وحدیث کے مخالف ہر بات جاہلیت قرار پائے گی، یہی تقلید ہے، کیونکہ اس کی بنیاد وحی پر نہیں ہے، لہٰذا باطل ہے۔

﴿۲۲﴾

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النّساء : 59)

''اہل ایمان! اللہ اور رسول کی پیروی کرو اور اولوالامر کی پیروی کرو، اگر کسی بھی چیز میں اختلاف ہوجائے، تو پھر اسے اللہ ورسول کی طرف لوٹا دو۔''

اس آیت کریمہ میں قرآن وحدیث اور اجماع امت کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، ہر اختلاف کو قرآن وسنت کی طرف لوٹانے کا کہا گیا ہے۔ اس سے تقلید کی نفی ہوتی ہے، کیونکہ تقلید قرآن وسنت کی خلاف ورزی کا نام ہے۔

﴿۲۶﴾

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ

أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهٖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾

(النّساء : 60)

''کیا آپ ان کی طرف نہیں دیکھتے، جو سمجھتے ہیں کہ وہ آپ پر نازل ہونے والی اور اس سے پہلے نازل ہونے والی وحی پر ایمان لاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ طاغوت سے فیصلہ کروالیا جائے، حالانکہ ان کو طاغوت کے ساتھ کفر کا حکم دیا گیا ہے، شیطان چاہتا ہے کہ ان کو دور کی گمراہی میں بھٹکا دے۔''

قرآن وسنت کا مخالف طاغوت ہے، طاغوت دین کے اتباع سے روکتا ہے اور تقلید بھی دین کے اتباع سے روکتی ہے۔

(۲۴)

﴿اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهٖ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾(الأعراف : 3)

''اس کا اتباع کرو، جو تمہارے رب کی طرف تم پر نازل کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اولیا کی پیروی مت کرو، بہت کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمُقَلِّدُ لَا يدْرِي بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ حَتّٰى يَتَّبِعَهٗ، بَلْ تبعَ الرَّأْيَ وَهُوَ غَيْرُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ، وَاتَّبَعَ مِنْ دُونِهٖ مَنْ قَلَّدَهٗ فَقَدِ اتَّبَعَ مِنْ دُونِهٖ أَوْلِيَاءَ، وَالْمُقَلِّدُ أَيْضًا لَّا عِلْمَ لَهٗ، فَإِذا أَخذَ بِرأْيِ مَنْ قَلَّدَهٗ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ التَّقَوُّلِ عَلَى اللّٰهِ بِمَا لَمْ يَقُلْ وَمِنَ الرَّدِ إِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ

وَرَسُولِهٖ .

''مقلد جانتا تک نہیں ہوتا کہ اللہ نے کیا نازل کیا ہے، تو اس کی پیروی کیسے کرے گا۔ وہ تو رائے کی پیروی کرتا ہے اور رائے اللہ کی وحی نہیں ہے، بلکہ اللہ کے سوا اس کی پیروی کرتا ہے، جس کی وہ تقلید کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کے سوا اولیا کی پیروی کر رہا ہے۔ مقلد کے پاس علم بھی نہیں ہوتا، تو جب وہ اپنے امام کی رائے کی پیروی کرتا ہے تو یہ گویا اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور بات کو اللہ و رسول کے غیر کی طرف لوٹاتا ہے۔''

(قَطْرُ الوَلِيِّ علٰی حديث الولي، ص 305)

٢٥

﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ﴾(البقرة : 78)

''ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں، جو کتاب کو نہیں جانتے محض اپنی خواہشات کو جانتے ہیں، اور محض گمان سے کام لیتے ہیں۔''

ابو حفص عمر بن علی دمشقی (775ھ) لکھتے ہیں:

اَلْآيَةُ تَدُلُّ عَلٰی بُطْلَانِ التَّقْلِيدِ .

''یہ آیت تقلید کے بطلان پر دلالت کناں ہے۔''

(اللُّباب في علوم الكتاب : 206/2، البحر المحيط لابن حيان :445/1)

علم نافع وحی کا نام ہے، تقلید علم نہیں، ظن و تخمین کی پیروی کا نام ہے۔

٢٦

﴿كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ﴾(البقرة : 113)

''اس طرح ان جیسی بات وہ کرتے ہیں، جن کے پاس علم نہیں ہے۔''

تقلید جہالت ہے، علم نہیں۔

(۲۷)

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

(الفاتحة : 6-7)

''(اللہ!) سیدھے رستے کی طرف ہماری رہنمائی کر، ان لوگوں کا رستہ، جن پر تیراانعام ہے۔''

اس آیت کریمہ میں منعم علیہم کے راستے کو صراط مستقیم کہا گیا ہے، ان کی پیروی کی توفیق مانگی گئی ہے، یہ قرآن وسنت کا متفقہ فہم ہے، جسے اہل حق نے اختیار کر رکھا ہے۔ تقلید تو کافر قوموں کا شعار رہا ہے، اس میں کجی ہے، اس لیے تقلید راہِ حق نہیں۔ علمائے حق نے تقلید سے منع کیا ہے۔

(۲۸)

﴿قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَ هُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ﴾

(البقرة : 120)

''کہہ دیجئے، اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ اگر آپ علم آجانے کے باوجود ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے، تو آپ کے پاس اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار اور دوست نہیں ہوگا۔''

علامہ رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

فِيهَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ اتِّبَاعَ الْهَوٰى لَا يَكُونُ إِلَّا بَاطِلًا، فَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يَدُلُّ عَلٰى بُطْلَانِ التَّقْلِيدِ .

''اس میں دلیل ہے کہ خواہشات کی پیروی باطل محض ہے، اسی وجہ سے یہ تقلید کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔''

(تفسير الرازي : 29/4، اللُّباب في علوم الكتاب لأبی حفص الدّمشقي : 439/2، تفسير النّيسابوري :382/1)

ہدایت سے مراد وحی ہے، تقلید جہالت وضلالت اور خواہشات نفس کی پیروی ہے۔

(۲۹)

﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(البقرة : 134)

''یہ امت گزر چکی ہے، ان کے لئے ان کا عمل، تمہارے لئے تمہارا عمل، تم سے ان کے اعمال کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔''

علامہ فخر الدین رازی (606ھ) لکھتے ہیں:

الْآيَةُ دَالَّةٌ عَلٰى بُطْلَانِ التَّقْلِيدِ، لِأَنَّ قَوْلَهٗ : ﴿لَها مَا كَسَبَتْ﴾، يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ كَسْبَ كُلِّ أَحَدٍ يَّخْتَصُّ بِهٖ وَلَا يَنْتَفِعُ بِهٖ غَيْرُهٗ، وَلَوْ كَانَ التَّقْلِيدُ جَائِزًا لَّكَانَ كَسْبُ الْمَتْبُوعِ نَافِعًا لِّلتَّابِعِ .

''یہ آیت بطلان تقلید پر دلالت کرتی ہے، کیوں کہ قرآن کہتا ہے: ''ان کے لئے وہ ہے، جو انہوں نے کمایا۔'' تو ہر شخص کا کسب اس کے ساتھ خاص ہے۔

اس کے غیر کو اس سے کچھ نفع نہیں، اگر تقلید جائز ہوتی، تو امام اپنے مقلد کے لئے نافع ہوتا۔''

(تفسير الرازي : 68/4)

(۳۰)

﴿قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَ كُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كَافِرُونَ﴾(الزّخرُف : 24)

''کہا، کیا میں آپ کے پاس آپ کے آبا کے دین کی نسبت ہدایت والا دین نہیں لایا؟ تو کہنے لگے، ہم اس کا انکار کرتے ہیں، جو آپ پر نازل کیا گیا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا مِنْ أَعْظَمِ الْأَدِلَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰى بُطْلَانِ التَّقْلِيدِ وَقُبْحِهٖ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُقَلِّدَةِ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّمَا يَعْمَلُونَ بِقَوْلِ أَسْلَافِهِمْ، وَيَتَّبِعُونَ آثَارَهُمْ، وَيَقْتَدُونَ بِهِمْ، فَإِذَا رَامَ الدَّاعِي إِلَى الْحَقِّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ مِنْ ضَلَالَةٍ أَوْ يَدْفَعَهُمْ عَنْ بِدْعَةٍ قَدْ تَمَسَّكُوا بِهَا وَوَرِثُوهَا عَنْ أَسْلَافِهِمْ بِغَيْرِ دَلِيلٍ نَيِّرٍ وَّلَا حُجَّةٍ وَّاضِحَةٍ، بَلْ بِمُجَرَّدِ قَالَ .

''یہ تقلید کے بطلان اور برے پن کی سب سے بڑی دلیل ہے، کیونکہ مقلدین اپنے اسلاف کے اقوال پر عمل کرتے ہیں، ان کے آثار کی پیروی کرتے ہیں، ان کی اقتدا کرتے ہیں۔ تو جب حق کی طرف بلانے والا ان کو گمراہی سے

نکالنے کی کوشش کرے یا بدعت سے ان کو دور کرے، جو انہوں نے اپنے سلف سے بلا دلیل وراثت میں لے لی ہے۔ اس پر نہ تو کوئی واضح حجت ہوتی ہے، بلکہ محض قول امام ہوتا ہے۔''

(فتح القدير : 632/4)

(۳۱)

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾(البقرة : 79)

''ویل ہے، ان لوگوں کے لئے، جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں، یہ اللہ کی جانب سے ہے۔''

قرآن وسنت کی مخالفت کو تقلید کہتے ہیں، مقلد بے دلیل بات کو اللہ کا دین کہتا ہے، یہ اللہ پر جھوٹ ہے۔ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا، وہ دین کیسے؟

(۳۲)

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾(النساء : 64)

''ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے، اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے ہر امت کو اپنے رسول کی پیروی کا حکم دیا ہے، تقلید رسول کی مخالفت کا نام ہے، جیسا کہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی تقلید کی تعریف سے ثابت ہوتا ہے۔

(۳۳)

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ

عِلْمٍ﴾(الأنعام: 144)

''اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے، تا کہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کر سکے۔''

تقلید کی بنیاد قرآن وحدیث پرنہیں، بلکہ جہالت وضلالت پر ہے، اس جہالت کو دین کا نام دینا اللہ پر بہتان ہے۔

(۳۴)

﴿قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾

(يوسُف: 108)

''کہہ دیجئے، یہ میرا رستہ ہے، میں اور میرے پیروکار بصیرت پر ہیں۔''

بصیرت سے مراد وحی ہے، تقلید وحی کی مخالفت کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے متبعین علم نبوت کے پیرو ہیں، ان کا رستہ تقلید نہیں۔

(۳۵)

﴿أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ﴾(الأعراف: 71)

''کیا آپ مجھ سے ناموں کے متعلق جھگڑتے ہو، جو تم نے اور تمہارے آبا واجداد نے رکھے ہیں، اللہ نے ان پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔''

تقلید بھی قرآن وحدیث کے خلاف بے دلیل بات کا نام ہے۔ جس پر اللہ نے کوئی برہان نہیں اتاری۔

(۳۶)

﴿فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ﴾(هود : 112)

''(اے نبی!) آپ ثابت قدم رہیں، جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کو حکم الٰہی پر کار بند رہنے کا حکم ہے، آپ کے پیرو کاروں کو بھی یہی حکم ہے، تقلید حکم الٰہی نہیں، بلکہ اس کی مخالفت کا نام ہے۔

(۳۷)

﴿وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾(لقمان : 15)

''ان (مؤمنین) کا راستہ اپنائیں، جو میری طرف رجوع کرتے ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں مومنوں کے اتفاقی و اجماعی عقائد و اعمال کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے، اجماع امت کی بنیاد علم الٰہی پر ہے، جبکہ تقلید قرآن و سنت اور امت کے اجماع کے مخالف حکم کو اختیار کرنا ہے۔

(۳۸)

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾

(الملك : 10)

''(روز قیامت) کفار کہیں گے: اگر ہم نے (دلائل شرعیہ) کو سنا ہوتا، یا انہیں سمجھا ہوتا، تو آج ہم جہنم میں نہ ہوتے۔''

اس آیت سے تقلید کی مذمت ہوتی ہے، وہ اس طرح کہ ان کفار نے دلائل شرعی کو سننا بھی گوارہ نہ کیا، تقلید بھی دلائل شرعیہ سے اعراض اور جہالت کا نام ہے، ان کفار کا دلائل شرعیہ کو نہ ماننے کا سبب بھی آبا کی تقلید ہی تھا، جیسا کہ دیگر آیات سے واضح ہوتا ہے۔ اگر یہ سماوی دلائل کے ساتھ ساتھ عقل سے کام لیتے، تو انہیں حقائق سمجھ آتے، انہیں یقین و عرفان

حاصل ہوتا، جیسا کہ صدق وایمان والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ تقلید علم نہیں، بغیر علم کے حقائق کو سمجھنا محال ہے۔

(۳۹)

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ﴾ (الحجّ : 8)

''بعض لوگ اللہ کے بارے میں علم، ہدایت اور روشن کتاب کے بغیر جھگڑتے ہیں۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا ذَكَرَ تَعَالَى حَالَ الضُّلَّالِ الْجُهَّالِ الْمُقَلِّدِينَ فِى قَوْلِهٖ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ﴾، ذَكَرَ فِي هٰذِهٖ حَالَ الدُّعَاةِ إِلَى الضَّلَالِ مِنْ رُؤُوسِ الْكُفْرِ وَالْبِدَعِ، فَقَالَ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ﴾ أَيْ بِلَا عَقْلٍ صَحِيحٍ، وَلَا نَقْلٍ صَحِيحٍ صَرِيحٍ، بَلْ بِمُجَرَّدِ الرَّأْيِ وَالْهَوٰى.

''اللہ تعالیٰ نے گمراہ اور جاہل مقلدین کا ذکر اس آیت میں کیا ہے: ''بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔'' جبکہ گمراہی کی دعوت دینے والے رؤسائے کفر اور بدعت کا ذکر اس آیت میں کیا ہے: ''بعض لوگ اللہ کے بارے میں علم، ہدایت اور روشن کتاب کے بغیر جھگڑتے ہیں۔'' یعنی عقل سلیم اور نقل صحیح وصریح کے بغیر

صرف رائے اور خواہش نفسانی کے ساتھ۔''

(تفسیر ابن کثیر : 399/5، سلامة)

(۴۰)

﴿وَإِذَا جَاءَ هُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾

(النّساء : 83)

''جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے، تو وہ اس کا چرچا کر دیتے ہیں، اگر وہ اسے رسول اور اپنے میں سے کسی صاحب امر کے سپرد کر دیتے، تو ان میں باتوں کی تہہ تک پہنچنے والے اس (حقیقت) کو ضرور جان لیتے۔''

اس آیت میں کسی بھی بات کی حقیقت جاننے کے لیے اہل علم کی طرف رجوع کا حکم ہے۔ اس لیے کہ اجتہاد ہر کس و ناکس کا کام نہیں، عامی کو چاہیے کہ علما کی پیروی میں کتاب و سنت کا اتباع کرے، ائمہ مجتہدین سے پوچھ کر عمل کرنا تقلید نہیں۔ اس آیت سے تقلید کی نفی ہوتی ہے، کیونکہ تقلید علم نہیں اور نہ ہی یہ کتاب وسنت کا اتباع ہے۔

اس آیت کو اگر کسی عالم نے تقلید پر دلیل بنایا ہے، تو اس سے مراد لغوی تقلید ہے، جو کہ عامی کی ضرورت ہے، اس سے اصطلاحی تقلید مراد نہیں، کیونکہ تقلید اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مقابلہ میں امتی کی بات کو قبول کرنا ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

یاد رہے کہ ائمہ اہل سنت قرآن و احادیث کے دلائل سے بخوبی واقف تھے، ان کے معانی و مفاہیم کو سب سے بہتر جانتے تھے۔ وہ تمام آیات و احادیث، جو بعض احباب تقلید کے ثبوت پر پیش کرتے ہیں، ائمہ متقدمین کو ان کا بخوبی علم تھا، لیکن اس کے باوجود تقلید کی

مذمت کرتے ہیں، اگر ان آیات واحادیث سے تقلید ثابت ہوتی، تو اسلاف امت ضرور ثابت کرتے۔ ان کا ثابت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن وحدیث سے تقلید ثابت نہیں۔ اس کے باوجود اگر آج کوئی کتاب وسنت سے تقلید کا اثبات کرے، تو وہ تاویل یا تحریف ہے، حق نہیں۔ نیز وہ زبان حال سے یہ باور کروا رہا ہے کہ اسلاف امت ایسے علم سے ناواقف رہ گئے، جس پر یہ بعد والا مطلع ہو گیا۔ یہ واضح الحاد ہے۔

ائمہ اہل سنت والجماعت کے اجماعی واتفاقی عقیدہ کے خلاف کوئی دلیل نہیں سنی جائے گی، کیونکہ حق وہی ہے، جسے ائمہ اہل سنت نے اختیار کیا۔ ان کا ہر عقیدہ وعمل کتاب وسنت کے دلائل پر قائم ہے۔

قرآن وحدیث علم الٰہی کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر اتارا، صحابہ کرام نے اسے نبی کریم ﷺ سے اخذ کیا، ان سے تابعین نے، ان سے تبع تابعین نے، ان سے ائمہ اہل سنت نے اخذ کیا۔ تقلید قرآن وحدیث کی مخالفت میں امتی کی بات کو دین بنانا ہے۔ معلوم ہوا کہ تقلید کی بنیاد علم الٰہی پر نہیں، بلکہ جہالت اور معصیت پر ہے۔ علما کا اتفاق ہے کہ تقلید جہالت ہے۔ کیا قرآن وحدیث نے جہالت کو رائج کرنے کا کہا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران : 103)

”سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو، اس سے علیحدگی اختیار مت کرو۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا.

”(اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ) تم سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو، اس سے علیحدگی

اختیار مت کرو۔‘‘

(صحيح مسلم : 1715)

تقلید حبل اللہ کو چھوڑنے اور اس سے علیحدگی کا نام ہے۔معلوم ہوا کہ تقلید اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ہے۔ بالفاظ دیگر تقلید دین الٰہی کے مقابلہ میں دین وضع کرنا ہے۔

ابطال تقلید ۲

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

تقلید کی تعریف یہ ہے کہ امتی کی بات، جو قرآن وسنت کے منافی ہو، اسے دین کا درجہ دے دیا جائے۔ یہ حرام اور ناجائز ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ : مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ : لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ : لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .

’’منافق اور کافر سے پوچھا جائے گا، اس شخص کے متعلق تیرا کیا خیال تھا؟ کہے گا: معلوم نہیں، بس لوگوں سے سنتا تھا، جو کہتے تھے، کہہ دیتا تھا، کہا جائے گا: تو نے نہ تو سمجھا اور نہ پڑھا، اس کو لوہے کے ہتھوڑے کی ضرب ماری جائے گی،

وہ چیخ مارے گا، جو اس کے ارد گرد ہر چیز سنے گی، سوائے جن و انس کے۔''

(صحيح البخاري : 1374)

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فِيهِ ذَمُّ التَّقْلِيدِ وَأَنَّ الْمُقَلِّدَ لَا يَسْتَحِقُّ اسْمَ الْعِلْمِ التَّامِ عَلَى الْحَقِيقَةِ .

''اس میں تقلید کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ مقلد درحقیقت عالم کہلوانے کا حق نہیں رکھتا۔''

(شرح صحيح البخاري : 45/3، التّوضيح لابن المُلَقّن : 350/8)

علامہ ابن رسلان رحمہ اللہ (۸۴۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى إِبْطَالِ التَّقْلِيدِ فِي أَمْرِ التَّوْحِيدِ وَمَا يَتْبَعُهُ مِنَ الشَّرِيعَةِ لِلْآبَاءِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ وَتَرْكِ اتِّبَاعِ الرُّسُلِ فِيمَا جَاؤُوا بِهٖ كَصَنِيعِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ فِي تَقْلِيدِهِمْ كُبَرَاءَ هُمْ وَتَرْكِهِمُ اتِّبَاعَ الرُّسُلِ فِي الدِّينِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ عقیدہ توحید اور احکام شرعیہ میں اپنے آباء واجداد اور دیگر لوگوں کی تقلید کرنا اور رسولوں کی لائی ہوئی شریعت کو ترک کرنا باطل ہے، جیسا کہ اہل بدعت ہیں، وہ دین میں اپنے بڑوں کی تقلید کرتے ہیں اور رسولوں کا اتباع نہیں کرتے۔''

(شرح أبي داود : 356/18)

علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ ذَمُّ التَّقْلِيدِ فِي الْاِعْتِقَادَاتِ لِمُعَاقَبَةِ مَنْ قَالَ : كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَقُلْتُهُ.

''اس روایت میں عقائد میں تقلید کی مذمت وارد ہوئی ہے، کیونکہ جو شخص کہے گا کہ لوگ جو بات کہتے تھے، وہی میں کہہ دیتا تھا، اسے عذاب دیا جائے گا۔''

(عمدة القاري : 206/8)

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوۃ سے قتال کا ارادہ کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے علمی اختلاف کیا، بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں رجوع کر لیا:

وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

''اللہ کی قسم! اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کر دیا تھا، میں بھی جان گیا کہ یہی حق ہے۔''

(صحيح البخاري : 1400، صحيح مسلم : 20)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ ان کے لیے ایسا کرنا ہرگز ممکن نہیں تھا، کیونکہ تقلید مذموم ہے اور بالا جماع جہالت وضلالت ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

يعنى بما ظهر له من حجته عليه وبينه له من ذلك، لا أنَّ عمر قَلَّده واعتقد عصمته كما يذهب إليه الروافض من عصمة الإمام ويحتج بمثل هذا چيك

(إكمال المُعلم بفوائد مسلم :244/1)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا، وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا، ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا، فَأَوْقَدُوا نَارًا، فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ، فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ، وَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ کیا، اس پر ایک انصاری شخص کو امیر مقرر کر دیا، سریہ والوں سے کہا کہ اپنے امیر کی اطاعت کیجئے گا۔ تو ہوا یوں کہ امیر ان پر غصہ ہو گیا، کہنے لگا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟ کہا: کیوں نہیں، تو کہنے لگا: میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کر کے آگ لگاؤ اور اس میں کود جاؤ، انہوں نے لکڑیاں جمع کیں، آگ لگائی، جب کودنے لگے، تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تو بعض نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع آگ سے بچنے کو تو کیا ہے، اب کیا آگ میں ہی داخل ہو جائیں؟ وہ

یہی سوچ رہے تھے کہ آگ بجھ گئی، امیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی گئی، تو فرمایا: اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے، تو اس سے کبھی نہ نکلتے، اطاعت صرف معروف میں ہے۔''

(صحيح البخاري : 7145، صحيح مسلم : 1840)

امام ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

''اللہ نے شریعت کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اگر ایک امام ایک بات نہیں کہے گا تو وہی دوسرا امام کہہ دے گا۔ تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ امت نے اجماعی طور پر حق کو چھوڑ دیا اور وہ ہمیشہ باطل رہ جائے۔ تو لوگوں کے اعمال کی مصلحت اس میں نہیں ہے کہ وہ ایک ہی امام کے پیرو ہو کر رہیں اور اس کے قول سے انحراف تک نہ کریں، اس سے تقلید کا فساد بھی واضح ہو جاتا ہے اور اسی لئے بادشاہوں اور اہل حل وعقد نے جب دیکھا کہ لوگ تقلید محض پر کاربند ہوتے جا رہے ہیں، اپنے امام کے سوا کسی کی سنتے تک نہیں، تفرقے کا شکار ہو گئے ہیں۔ تو بادشاہ حضرات ہر فرقے سے الگ الگ قاضی مقرر کرنے لگے۔ تا کہ ایک امام کے قول پر رکے رہنے سے کوئی حق ضائع نہ ہو جائے۔ تو ان باشاہوں کے مناسب یہ تھا کہ جب لوگوں کو فرقوں میں بٹتا دیکھتے تو ان کو منع کرتے، لیکن انہوں نے وہ کام کیا، جو الٹا فرقوں کے تعصب پر اصرار کا باعث بن گیا۔ یہ اسلام کے ابتدائی ایام میں نہیں ہوا، بلکہ تقریبا سو برس بعد ہوا، نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کے لئے۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهِداية : 5/924)

نیز فرماتے ہیں:

''آدمی امام ابوحنیفہ، مالک، احمد بن حنبل یا شافعی کا مقلد ہو، پھر وہ بعض مسائل میں اپنے امام کے علاوہ کسی دوسرے کے مذہب کو زیادہ قوی پائے اور اپنے امام کے مذہب کو چھوڑ دے، تو یہ بہت بہتر ہوگا، اس کے دین وعدالت میں کوئی قدح نہیں کی جائے گی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ یہ حق کے زیادہ قریب ہے اور اللہ ورسول کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے، بہ نسبت اس شخص کے جو رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر کسی معین امام کے لئے تعصب دکھاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کے امام کا قول ہی حق ہے، باقی ائمہ کا حق نہیں، ایسا شخص گمراہ ہے، گمراہ گر ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو نوبت اس کے کفر تک پہنچ جاتی ہے، تب اس سے توبہ کروائی جائے، اگر کر لے تو ٹھیک وگرنہ قتل کر دیا جائے، کیونکہ جب وہ کسی شخص معین کے متعلق یہ عقیدہ بنالیتا ہے کہ صرف اسی کا اتباع واجب ہے، دیگر ائمہ کی نہیں، تو وہ گویا اپنے امام کو رسول جیسا بنا دیتا ہے اور یہ کفر ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عامی پر کسی امام کی تقلید واجب ہے، بغیر یہ معین کئے کہ وہ زید ہے یا عمر ہے۔ تو جو شخص ائمہ سے محبت کرنے والا ہوتا ہے، ان کا دوست ہوتا ہے، وہ سب ائمہ کی بات سنتا ہے۔ تو جس کی بات موافق سنت ہو، قبول کر لیتا ہے۔ تو صحابہ اور ان کے بعد کے ائمہ متفقہ عقائد پر ہیں، اگرچہ ان کے درمیان بعض فروعات میں اختلاف ہوا ہے۔ لیکن ان کا اجماع قطعی حجت ہے۔ اللہ سب پر رحمت کرے۔ تو جو شخص کسی ایک امام کے لئے تعصب دکھاتا ہے، باقیوں کو چھوڑ دیتا ہے، اس کی مثال ان جیسی ہے، جو ایک

صحابی کے لئے تعصب دکھاتے ہیں، باقیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے نواصب، روافض اور خوارج کرتے ہیں۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهِداية : 542/2-542، الإتباع، ص 80)

مزید لکھتے ہیں:

''اختلافی مسائل کو اللہ و رسول کی طرف لوٹانا واجب ہے، اللہ فرماتے ہیں: ''اگر تم کسی بھی مسئلہ میں اختلاف کا شکار ہو جاؤ، تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹاؤ۔'' اللہ کی طرف لوٹانے کا مطلب اس کی کتاب کی طرف لوٹانا ہے۔ رسول کی طرف لوٹانے سے مراد آپ کی زندگی میں آپ کی ذات کے پاس جانا تھا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی سنت کو دیکھا جائے گا۔ مقلدین ایسا مگر نہیں کرتے، بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ کسی امام نے کوئی بات کہہ دی ہے، بس اسی پر جمے رہتے ہیں، نہیں دیکھتے کہ اس کے مخالف بھی کوئی قول موجود ہے یا نہیں، بلکہ امام کی نص تو گویا ان کے نزدیک شریعت کی نص ہے، حالانکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان کے مذہب کی کتابوں میں اصحاب فتاویٰ کے اقوال ہوتے ہیں اور امام سے اس سلسلہ میں کچھ منقول ہی نہیں ہوتا۔''

(الإتباع، ص 31)